گُناہِ کبیرہ

تألیف

علامہ مولانا ابوحمزہ محمد عمران المدنی مدظلہ العالی

(مدرّس جامعۃ النور و مفتی دارُالافتاء محمدی)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:32439799

نام کتاب	:	گُناہِ کبیرہ
مؤلف	:	علامہ مولانا ابوحمزہ محمد عمران المدنی مدظلہ العالی
سن اشاعت	:	شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ/ جولائی ۲۰۱۳ء
تعدادِ اشاعت	:	۳۳۰۰
سلسلۂ اشاعت نمبر	:	۲۳۱
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا خاتم النبیین وعلی اٰلہ وصحبہ أجمعین

اَمَّا بَعۡدُ: اللہ تعالیٰ نے ایمان والے بندوں پر جواَحکام مقرر فرمائے ہیں، اُن میں سے کچھ وہ ہیں جن کی بجا آوری کا حکم ہے اور کچھ وہ ہیں جن سے بچنے کا حکم ہے۔ جن کو بجا لانے کا حکم ہے اگر انہیں ادا نہ کیا جائے یا جن سے بچنے کا حکم ہے اُن سے نہ بچا جائے تو اس عمل کو 'نافرمانی'، 'گناہ' یا 'معصیت' سے تعبیر کیا جائے گا۔

من جملہ گناہوں کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: ۱۔ کبیرہ گناہ اور ۲۔ صغیرہ گناہ۔ صغیرہ گناہ اِصرار کے بعد کبیرہ ہو جاتا ہے اور اسے ہلکا جانتے ہی فوراً اَشد کبیرہ، حدیث میں ہے حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: "لا صَغِیۡرَۃَ مَعَ الاصۡرَارِ" (رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما) یعنی: اصرار سے کوئی گناہ چھوٹا نہیں رہتا (بلکہ بڑا ہو جاتا ہے)۔

نیز ہلاکت کے اعتبار سے دونوں اقسام گُناہ برابر ہیں، کیونکہ جس طرح بڑی بیماری باعثِ ہلاکت ہے اسی طرح ایک معمولی پھنسی یا پھوڑا بھی باعثِ ہلاکت بن سکتا ہے، لہٰذا ہر گُناہ سے بچنا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ کفر کی جملہ اقسام کے علاوہ، جس گُناہ کو چاہے گا بہ سببِ توبہ واستغفار، شفاعتِ سیدِ ابرار ﷺ، اپنی رحمت یا سزائے نار دے کر معاف فرما دے گا۔ یاد رہے کہ کفر کی سب سے بدتر قسم 'شرک' ہے۔

گُناہوں سے بچنے کے لیے اُن کی معرفت حاصل کرنا ہر مسلمان پر دینی فریضہ ہے، قرآن وسنت میں وارد گُناہوں کے بارے میں وعیدیں اور دنیا وآخرت میں اِن کی سزا اور رسوائی سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد بندۂ مؤمن گُناہ کے قریب جانے سے بچے گا۔ علماءِ کرام نے مختلف ادوار میں ان 'مہلک گُناہوں' کی نشاندہی کرتے ہوئے، کُتب بھی تصنیف فرمائیں ہیں۔ جیسے امام ذہبی رحمہ اللہ کی 'الکبائر' وغیرہ۔

اس جدید پُرفتن دور میں زندگی اتنی تیز ہوگئی ہے کہ لوگوں کے پاس ضخیم کُتب پڑھنے کا وقت نہیں، لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے اسلاف کی کُتب سے مختصر وجامع اقتباسات لے کر اردو دان طبقے کے لیے رہنمائی کا سامان کیا جائے۔ گفتگو آسان اور عام فہم ہو، تاکہ کم پڑھے لکھے افراد بھی آسانی سے سمجھ سکیں۔

آج کل جہالت، ضعفِ ایمان یا غفلت کی وجہ سے 'گُناہ' کو معاذ اللہ 'گُناہ' تصور نہیں کیا جاتا،

کئی گُناہِ کبیرہ کا ارتکاب علی الاعلان کیا جا رہا ہے۔ ضرورت تھی کہ اردو میں مختصراً چند ایسے کبیرہ گُناہوں کا تذکرہ قرآن وسنت کی روشنی میں کیا جن میں لوگوں کا ابتلاء زیادہ ہے۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ 'جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان' جو عرصۂ دراز سے لوگوں کی اِصلاح کے لیے میدانِ عمل میں سرگرم ہے اور اس کے مفت سلسلۂ اِشاعت کے تحت مختلف موضوعات پر اب تک کئی کُتب ورسائل شائع ہو کر پاکستان بھر میں پہنچ چکے ہیں، یہیں کے جامعۃ النور کے مدرس اور دار الافتاء محمدی کے مفتی حضرت مولانا محمد عمران مدنی حفظہ اللہ نے مذکورہ ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے 'گناہِ کبیرہ' کے نام سے ایک رسالہ تالیف کیا، جس میں حقوق اللہ وعبادات کے ساتھ ساتھ حقوق العباد ومعاملات سے متعلق بارہ 'گناہِ کبیرہ' ذکر کیے۔

حقوق اللہ وعبادات میں ۱۔ شرک، ۲۔ نماز چھوڑنا، ۳۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا، اور ۴۔ رمضان کے روزے نہ رکھنا، شامل ہے۔ جبکہ حقوق العباد ومعاملات میں ۱۔ قتل، ۲۔ جادو، ۳۔ والدین کی نافرمانی، ۴۔ سود کھانا، ۵۔ شراب پینا، ۶۔ لواطت اور ۷۔ زنا کی تہمت لگانا شامل ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ما سوا 'شرک' کے بقیہ گیارہ گُناہوں میں اکثر مسلمان، جہالت یا غفلت کی بنا پر ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان شاء اللہ یہ رسالہ مسلمانوں کے لیے منارۂ نور ثابت ہوگا اور اُن کے کردار وعمل میں مثبت تبدیلی کا باعث بنے گا۔

'جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان' اپنے مفت سلسلۂ اِشاعت کے تحت اس کو شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے جو اس سلسلے کی ۔۔۔ کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلّفِ رسالہ ھذا، جمعیت اور اِس کے جملہ ارکان کی کوششوں کو قبول فرمائے، ان سب کو دین ودنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے، تا دمِ مرگ دینِ اسلام اور سوادِ اعظم سے وابستہ رکھے۔ یہ چند کلمات حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (حفظہ اللہ) کے حکم پر سپردِ قلم کیے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے صدقے قبول فرمائے۔ ہمیں زلتِ فکر وقلم سے محفوظ فرما کر اصابتِ فکر وقلم عطا فرمائے۔ آمین!

حامد علی علیمی

(لیکچرار گورنمنٹ کالج ناظم آباد، کراچی)

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ، بروز ہفتہ

گُناہِ کبیرہ سے بچنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِن تَجْتَنِبُوا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيْماً﴾ (١)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے، تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے، اور تمہیں عزّت کی جگہ داخل کریں گے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کبیرہ گُناہوں سے بچنے والے شخص کو جنّت میں داخل فرمانے کا ذمّہ لیا ہے۔

اور اللہ ربّ العالمین مومنین کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ (٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو بڑے بڑے گُناہوں، اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں، اور جب غُصّہ آئے، معاف کردیتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ط اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (٣)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں، مگر اتنا کہ گُناہ کے پاس گئے، اور رُک گئے۔ بے شک تمہارے ربّ کی مغفرت وسیع ہے۔

١۔ النّساء: ٣١/٤

٢۔ الشّوریٰ: ٣٧/٤٢

٣۔ النّجم: ٣٢/٥٣

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچوں نمازیں، اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیان میں ہونے والے گُناہوں کا کفّارہ ہے، جب تک کہ گُناہِ کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ (٤)

گُناہِ کبیرہ کی تعداد

پس ہم پر کبیرہ گُناہوں سے متعلق معلومات حاصل کرنا لازم ہے، کہ کبیرہ گُناہ کون کون سے ہیں؟ تاکہ بحیثیتِ مسلمان ہم اُن گناہوں سے بچ سکیں۔

ہم نے گناہِ کبیرہ کی تعداد کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف پایا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ گناہ کبیرہ سات ہیں۔ ان حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان سے دلیل لی ہے: ''سات ہلاک کرنے والے گُناہوں سے بچو۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سات گُناہوں کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: (١) شرک کرنا (٢) جادو کرنا (٣) (ناحق) کسی جان کو قتل کرنا (٤) یتیم کا مال (ظُلماً) کھانا (٥) سود کھانا (٦) جنگ کے دوران میدان سے بھاگ جانا (٧) پاک دامن عورت کو زنا کی تہمت لگانا۔ یہ حدیث پاک متّفق علیہ ہے۔ (٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: سات کے مقابلے میں اِن گُناہوں کا ستّر کی مقدار تک ہونا (فہم) کے زیادہ قریب ہے۔ (٦)

مذکورہ حدیث پاک میں گُناہ کبیرہ کی تعداد کے بارے میں کوئی حصر نہیں ہے کہ گُناہ کبیرہ کی تعداد اتنی ہی ہے۔

گُناہِ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

راجح اور مُدَلَّل قول یہ ہے کہ جو شخص کبیرہ گُناہوں میں سے کسی ایسے گُناہ کا ارتکاب کرے جس کا بدلہ دنیا میں حدّ ہے، جیسے: قتل کرنا، زنا کرنا، یا چوری کرنا، یا بندہ ایسا گُناہ کرے، جس

٤۔ صحیح مسلم، کتاب الطّھارة، باب الصّلوات الخمس والجمعة __ألخ، برقم: ٢٣٣، ص١٠٨

٥۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر و اکبرھا، برقم: ٨٩، ص٥٣

٦۔ الدّرّ المنثور، تحت الآیة: ﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ الْاِثْمِ ___الخ﴾، ٤٩٨/٢

کے بارے میں آخرت میں عذاب ہونے، غضبِ الٰہی ہونے، یا تہدید کی وعید آئی ہو، یا اُس گُناہ کے مرتکب پر حضرت محمد ﷺ کی زبانی لعنت کی گئی ہو، تو وہ کبیرہ گُناہ ہے۔ اِس بات کو تسلیم کرنے کے باوجود یہ ضرور ہے کہ بعض کبیرہ گُناہ دیگر بعض گُناہوں کے مقابلے میں زیادہ بڑے ہیں۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنے کو گناہ کبیرہ میں سے شمار فرمایا ہے، باوجود اِس حقیقت کے کہ مشرک ہمیشہ جہنّم میں رہے گا، اور اُس کی کبھی بخشش نہ ہوگی۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ﴾ (۷)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا، کہ اُس کے ساتھ کفر کیا جائے۔

﴿اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ﴾ (۸)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے، تو اللہ نے اُس پر جنّت حرام کر دی۔

اور اِن مختلف احادیث میں تطبیق کرنا ضروری ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گُناہوں میں سے سب سے بڑے گُناہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ صحابہ کرام علیہم الرّضوان عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں! یارسول اللہ! ﷺ ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ نبی پاک ﷺ کسی چیز سے تکیہ لگائے ہوئے تھے، آپ اچانک اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! جھوٹی بات کہنا۔ آپ ﷺ اس کلمہ کی تکرار فرماتے رہے حتی کہ ہم نے کہا: کاش حضور ﷺ سکوت فرمائیں۔ یہ حدیثِ پاک متفق علیہ ہے۔ (۹)

نبی پاک ﷺ نے جھوٹی بات، اور والدین کی نافرمانی کا سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہونا بیان فرمایا ہے، لیکن سات ہلاک کرنے والے گناہوں میں انکا ذِکر نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ سابقہ حدیثِ پاک میں لفظ سات کا ذِکر حصر کے لیے نہیں ہے۔

۷۔ النّساء: ۴/۴۸
۸۔ المائدۃ: ۵/۷۲
۹۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر و أکبرھا، برقم: ۸۷، ص ۵۳

پہلا گُناہِ کبیرہ: شرک کرنا

شرک کسے کہتے ہیں: صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "أَطْیَبُ الْبَیَانِ فِی رَدِّ تَقْوِیَۃِ الْإِیْمَانِ" میں "شرح العقائد" کے حوالے سے شرک کی تعریف نقل کرتے ہیں:

الإشراك هو إثبات الشّريك في الألوهيّة يعني: وجوب الوجود كما للمجوس أو بمعنى استحقاق العبادة كما لعبدة الأصنام۔

یعنی، شرک ثابت کرنا ہے شریک کا اُلوہیت بمعنیٰ وُجوبِ وجود میں، جیسا کہ مجوس کرتے ہیں، یا بمعنیٰ استحقاقِ عبادت میں جیسا بت پرست کرتے ہیں۔

كذا في شرح الفقه الأكبر للملاّ علي القاري۔

نیز صدر الافاضل نے حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے حوالے سے شرک کی اقسام نقل کی ہیں:

بالجملہ شرک سہ اقسام است در وجود، و در خالقیت و در عبادت۔ (۱)

خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ شرک تین طرح پر ہوتا ہے: ایک تو یہ کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو واجبُ الوجود ٹھہرائے، دوسرے یہ کہ کسی اور کو اُس کے سوا حقیقۃً خالق جانے، تیسرے عبادت میں کہ غیرِ خُدا کی عبادت کرے، یا اُس کو مستحقِّ عبادت سمجھے۔ (۲)

شرک کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالی شرک کی مذمّت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ج وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا﴾ (۳)

۱۔ اشعّۃ اللّمعات: ۱/۶۱
۲۔ أطیب البیان، ص ۳۵
۳۔ النّساء: ۴/۴۸

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے ،اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿اِنَّهٗ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ الۡجَنَّةَ وَمَاۡوٰهُ النَّارُ﴾ (٤)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے، تو اللہ نے اُس پر جنت حرام کردی، اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ﴾ (٥)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

اس باب سے متعلق متعدّد آیاتِ مبارکہ وارد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک کیا، پھر بحالتِ شرک مرگیا، وہ قطعی جہنمی ہے، جیسا کہ وہ شخص قطعی جنتی ہے، جو اللہ پر ایمان لایا، اور ایمان کی حالت میں دنیا سے گیا، اگرچہ اُسے ابتداً اس کے بعض گُناہوں کے سبب عذاب دیا جائے۔

شرک کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدّد فرامین میں شرک کی مذمّت بیان فرمائی ہے، فرمایا: ''کیا میں تمہیں کبیرہ گُناہوں میں سے سب سے بڑے گُناہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟ اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا۔(٦)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔ ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کو بھی ذِکر فرمایا۔(٧)

٤۔ المائدة:٥/٧٢

٥۔ لقمان :١٣/٣١

٦۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر و أكبرها، برقم:٨٧، ص٥٣

٧۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان،باب بيان الكبائر و أكبرها، ص برقم:٨٩،ص:٥٣

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا دین بدل ڈالا تم اُسے قتل کردو۔(٨)

مرتدّ کسے کہتے ہیں؟

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفی ١٣٦٧ھ تحریر فرماتے ہیں: مرتدّ وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے، جو ضروریاتِ دین سے ہو، یعنی: زبان سے کلمۂ کفر بکے، جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں، جن سے کافر ہو جاتا ہے۔ مثلاً بُت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔

ارتداد کی شرائط

مسئلہ: مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں (١) عقل۔ ناسمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ (٢) ہوش۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ (٣) اختیار مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنے ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضربِ شدید کا صحیح اندیشہ ہو اِس صورت میں صرف زبان سے اُس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو ﴿اِلَّا مَنۡ اُکۡرِهَ وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِیۡمَانِ﴾

مسئلہ: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا، تو مستحب ہے کہ حاکمِ اسلام اُس پر اسلام پیش کرے، اور اگر وہ کچھ شبہہ بیان کرے تو اُس کا جواب دے، اور اگر مہلت مانگے، تو تین دن قید میں رکھے، اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔ یوہیں اگر اِس نے مہلت نہ مانگی، مگر امید ہے کہ اسلام قبول کرلے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے، پھر اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے۔ بغیر اسلام پیش کیے اُسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔ مرتد کو قید کرنا، اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا، بادشاہ اسلام کا کام ہے۔

عورت یا نابالغ سمجھ والا بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے، بلکہ قید کریں گے، یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے(٩)

٨۔ صحيح البخارى، كتاب استتابةالمرتدّين،والمعاندين--- إلخ،باب حكم المرتدّ والمرتدّة، برقم:٦٩٢٢ص١٢٥٦

٩۔ بہارشریعت، مرتد کا بیان، ٢/٩ /٤٥٧۔٤٥٥

دوسرا گُناہِ کبیرہ: ناحق قتل کرنا

ناحقّ قتل کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ ربُّ العالمین قتلِ ناحقّ کی مذمّت میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَن یَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِداً فِیْھَا وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ لَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَاباً عَظِیْمًا﴾ (۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے، تو اُس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدّتوں اُس میں رہے، اور اللہ نے اُس پر غضب کیا، اور اُس پر لعنت کی اور اُس کے لیے تیار رکھا ہے بڑا عذاب۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَاماً O یُضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَاناً O اِلَّا مَنْ تَابَ﴾ (۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پوجتے، اور اُس جان کو جس کی اللہ نے حُرمت رکھی، ناحق نہیں مارتے، اور بدکاری نہیں کرتے۔ اور جو یہ کام کرے، وہ سزا پائے گا، بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن، اور ہمیشہ اُس میں ذِلّت سے رہے گا، مگر جو توبہ کرے۔

اور فرماتا ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعاً﴾ (۳)

۱۔ النّساء:۴/۹۳

۲۔ الفرقان:۲۵/ ۶۸۔۷۰

۳۔ المائدۃ : ۵/۳۲

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اُس نے سب لوگوں کو قتل کیا۔

حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: اُس قاتل پر ناحق مسلمان کو قتل کرنے کے سبب وہی قصاص لازم ہوگا، جو کہ تمام لوگوں کو قتل کردینے کی صورت میں اس پر لازم ہوتا۔(۴)

اور فرماتا ہے:

﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ O بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ (۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی؟۔

یعنی، اُس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی ہو، جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے۔ یہ سوال قاتل کی توبیخ کے لیے ہے، تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ہوں۔(۶)

ناحقّ قتل کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گُناہوں سے بچو۔ اُن گناہوں میں نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرنے کا بھی ذِکر فرمایا ہے۔(۷)

نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: سب سے عظیم گُناہ کون سا ہے؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تیرا کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمسر قرار دینا، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ سائل نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: تیرا اپنی اولاد کو اِس خوف سے مار ڈالنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ عرض کیا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: تیرا اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ

۴۔ معالم التّنزیل :۲/ ۳۲، تحت الآیۃ المذکورۃ

۵۔ التّکویر :۸۱/۹۔۸

۶۔ خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورۃ، ص۱۰۸۸

۷۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الکبائر و أکبرھا، برقم:۸۹، ص۵۳

زنا کرنا۔(۸)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ باہم ٹکراتے ہیں، تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہیں۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ شخص تو قاتل ہے، مقتول کا انجام ایسا کیوں ہوگا؟ ارشاد فرمایا ''وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کی شدید خواہش رکھتا تھا۔(۹)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دین میں کشادگی و وسعت میں رہتا ہے جب تک کہ وہ حرام خون سے آلودہ نہ ہو۔(۱۰)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کافر مت ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔(۱۱)

امام نووی نے فرمایا: اس حدیث پاک کی مختلف تاویلیں کی گئی ہیں، راجح قول کے مطابق معنی یہ ہے کہ یہ فعل یعنی ایک دوسرے کو قتل کرنا کُفّار کے افعال کی طرح ہے۔(۱۲)

حضرت بُشیر بن مہاجر، ابن بُریدۃ سے، وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ایک مومن کا قتل کیا جانا، اللہ تعالی کے نزدیک دُنیا کے تباہ ہوجانے سے زیادہ بڑا ہے۔(۱۳)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دین میں کُشادگی و وسعت میں رہتا ہے، جب تک کہ حرام خون کو نہ پہنچے، (یعنی جب تک ناحق کسی کو قتل نہ کرے) یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔(۱۴)

۸۔ صحیح مسلم کتاب الإیمان،باب بیان الکبائر و اکبرھا، برقم:۸۶،ص۵۲

۹۔ صحیح البخاری ،کتاب الأیمان ،۲۳۔ باب: ﴿ **وَ اِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ** -- الخ﴾، برقم: ۳۱، ص ۲۱

۱۰۔ سنن ابن ماجة،کتاب الدّیات، باب التّغلیظ فی قتل مسلم ظلمًا، برقم:۲۶۱۵، ص۴۲۳

۱۱۔ صحیح البخاری ، کتاب العلم ،۴۴۔باب الأنصات للعلماء، برقم:۱۲۱، ص ۴۰

۱۲۔ شرح مسلم للنّووی:۱/ ۵۸

۱۳۔ سنن النّسائی،کتاب تحریم الدّم، تعظیم الدّم ،برقم:۳۹۹۲، ص۶۵۲

۱۴۔ صحیح البخاری، کتاب الدّیات، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: ﴿**وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ**﴾ ،برقم:۶۸۶۲۔ص:۱۲۴۵

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔(۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا، (ناحق) کسی جان کو قتل کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔الخ(۱۶)

حضرت عقبہ بن مالک نے یہ حدیث بیان کی: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزّ وجلّ نے مجھے منع فرمادیا (اُس کی توبہ قبول کرنے سے) جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو۔آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی۔(۱۷)

یعنی، جس نے ظُلماً کسی مسلمان کو قتل کیا ہو، میں نے اللہ تعالیٰ سے اُس کی توبہ قبول کر لینے کا تین مرتبہ سوال کیا، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اِس سے منع فرمادیا۔ یہ کلام بطور زجر و توبیخ ہے، گویا یہ بات معلوم ہے کہ مسلمان کو ناحق قتل کرنے والا سچی توبہ نہیں کرسکتا کہ اُسے معافی ملے یا اِس سے مراد وہ جو شخص ہے جو ناحق مسلمان کو قتل کرنے کو حلال جانے۔(۱۸)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے، آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اُس کے خون میں سے حصہ ہے، کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ایجاد کیا۔ یہ حدیث پاک متفق علیہ ہے۔(۱۹)

حضرت ابن عمرو بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے اُس شخص کو قتل کیا

۱۵۔ صحیح البخاری، کتاب الدّیات، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: ﴿**وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ**﴾ ،برقم:۶۸۶۴،ص:۱۲۴۵

۱۶۔ صحیح البخاری، کتاب الأیمان و النّذور، باب الیمین الغموس،برقم: ۶۶۷۵، ص۱۲۱۱

۱۷۔ المصنّف لابن أبی شیبة ،عقبة بن مالك ،برقم:۲،۶۵۳/۱۶۷

۱۸۔ فیض القدیر : ۲/ ۲۵۱

۱۹۔ صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب خلق آدم وذُرِّیّتہ، برقم:۳۳۳۵، ص۶۰۹

جس نے اسلامی حکومت سے معاہدہ کر رکھا تھا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا اور بلاشبہ اس کی خوشبو چالیس سال کی راہ سے پائی جاتی ہوگی۔(۲۰)

مُعاہِد سے مراد مُستامِن ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ نے مستامن کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: مستامن وہ شخص ہے، جو دوسرے ملک میں امان لے کر گیا، دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے، جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو، یعنی: حربی، دارالاسلام میں، یا مسلمان، دارالکفر میں امان لے کر گیا، تو مستامن ہے۔(۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! جس نے اُس جان کو قتل کیا، جس نے اسلامی حکومت سے معاہدہ کر رکھا تھا، جس کے لیے اللہ کا ذمہ اور اُس کے رسول کا ذمہ تھا، پس تحقیق اُس نے اللہ کے ذمہ کو حقیر سمجھا، اور ایسا شخص جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا، اور بلاشبہ اُس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جائیگی۔ اس حدیث کو ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔(۲۲)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے آدھی بات کے ذریعے بھی کسی مسلمان کے قتل پر مدد کی، وہ اللہ تعالی سے اِس حالت میں ملے گا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: یہ شخص رحمتِ الٰہی سے مایوس ہے۔(۲۳)

اس شخص کی پیشانی پر یہ عبارت، لوگوں کے سامنے اُس کی ذِلّت ورسوائی کو ظاہر کرنے کے لیے مکتوب ہوگی، اور اِس عبارت کا لکھا ہونا یا تو اس شخص کے لیے ہوگا، جو اِس عمل کو حلال جانتا ہو، یا یہ حدیث پاک اِس گُناہ کی شدّت کو بیان کرنے کے لیے ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی

۲۰۔ صحیح البخاری، کتاب الجزیة والموادعة، باب اثم من قتل معاهدا بغیرجرم، برقم:۳۱۶۶، ص۵۸۲

۲۱۔ بہارشریعت،مستامن کا بیان: ۲/۹/۴۴۳

۲۲۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الدّیات، باب ماجاء فیمن یقتل نفسا معاهدة، برقم:۱۴۰۸، ص۴۲۹

۲۳۔ سُنَن ابن ماجة، کتاب الدّیات، باب التلغیظ فی قتل مسلم، برقم:۲۶۲۰، ص۴۲۳

رحمت سے مایوس ہے۔ یہ کفر سے کنایہ ہے، یعنی حرام اعتقاد کرنے کے باوجود اِس گُناہ کے مرتکب کا خاتمہ کفر پر ہوسکتا ہے۔(۲۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اُمید ہے کہ ہر گُناہ کو اللہ تعالی بخش دے گا، مگر وہ شخص جو کفر کی موت مرا ہو، یا جس شخص نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو (ناحق) قتل کیا ہو۔

اس حدیث پاک کے جزء: ''جس شخص نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو ناحق قتل کیا ہو'' کی مختلف تاویلات کی گئی ہیں۔(۱) جو شخص مقتول کو مسلمان ہونے کی وجہ سے قتل کرے، اُس کے لیے یہ حکم ہے۔(۲) اِس پیرائے میں حکم ذِکر کرنے سے مقصود تغلیظ ہے۔(۳) یا معنی یہ ہے کہ جب تک مقتول کے ورثاء معاف نہ کردیں، اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا۔ یا اللہ تعالیٰ اپنے اس فرمان: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤی اِثْمًا عَظِیْمًا﴾ (۲۵) (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے، اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔) کے باعث اس کی مغفرت فرمادے۔(۲۶)

۲۴۔ مرقاةالمفاتیح: ۷/ ۴۱۔ ۴۰ ملخّصًا

۲۵۔ النّساء:۴/۴۸

۲۶۔ مرقاة المفاتیح : ۷/ ۲۸

تیسرا گُناہِ کبیرہ: جادو کرنا

جادو کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

جادوگر کے لیے کفر ضروری ولازم ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ کَفَرُوۡا یُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ﴾ (۱)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں! شیطان کافر ہوئے، لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

شیطان مردود کا انسانوں کو جادو سکھانے سے مقصود اُنہیں شرک میں مبتلا کرنا ہوتا ہے۔ اللہ ربّ العالمین ہاروت وماروت کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَۃٌ فَلَا تَکۡفُرۡ ؕ فَیَتَعَلَّمُوۡنَ مِنۡہُمَا مَا یُفَرِّقُوۡنَ بِہٖ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَ زَوۡجِہٖ ؕ وَ مَا ہُمۡ بِضَآرِّیۡنَ بِہٖ مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ یَتَعَلَّمُوۡنَ مَا یَضُرُّہُمۡ وَ لَا یَنۡفَعُہُمۡ ؕ وَ لَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰىہُ مَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ خَلَاقٍ﴾ (۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے، جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں، تو تم اپنا ایمان نہ کھو، تو اُن سے سیکھتے وہ جس سے جُدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں، اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو، مگر خُدا کے حکم سے۔ اور وہ سیکھتے ہیں جو اُنہیں نقصان دے گا، نفع نہ دے گا۔ اور بے شک ضرور اُنہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا، آخرت میں اُس کا کچھ حصّہ نہیں۔

گمراہ لوگوں کی ایک تعداد جادو کے معاملات میں داخل ہے، لوگ فقط اِسے حرام سمجھتے ہیں اِس کے کفر ہونے کا انہیں تصوّر نہیں ہے وہ علم سیمیاء سیکھنے، اس پر عمل کرنے کے لیے اس میں داخل ہوتے ہیں حالانکہ یہ خالص جادو ہے، اور یونہی مرد کو اُس کی عورت کے پاس جانے

۱۔ البقرۃ: ۱۰۲/۲

۲۔ البقرۃ: ۱۰۲/۲

سے روک دینے کا عمل بھی جادو ہے۔ اور یونہی شوہر کا اپنی بیوی سے محبت کرنے لگنا اور بیوی کا شوہر سے اور میاں بیوی کا ایک دوسرے سے نفرت کرنے وغیرہ کے اعمال ایسے کلمات کے ذریعے کیے جاتے ہیں جن کا معنی معلوم نہیں ہوتا، اُن میں سے اکثر وظائف شرکیہ اور گمراہ کُن کلمات پر مبنی ہوتے ہیں۔ جادوگر کی حد قتل ہے کیونکہ اُس نے اللہ تعالی کے ساتھ کفر کیا ہے یا وہ کفر کے ساتھ مُشابہت رکھنے والے فعل کا مرتکب ہوا ہے۔ (۳)

جادو کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گُناہوں سے بچو۔ اُن میں آپ ﷺ نے جادو کو بھی ذِکر کیا۔ (٤)

علم سیمیاء کسے کہتے ہیں؟

یہ علم انسانی خیالات پر متصرف ہو کر ایسی خیالی شکلیں اور صورتیں پیدا کرتا ہے جن کا خارجی وجود تک نہیں ہوتا، لیکن انسان اُن سے کبھی لطف انداز ہوتا ہے اور کبھی متوحش وخوف زدہ ہو جاتا ہے۔ (٥)

جادوگر کی سزا

نبی پاک ﷺ کے حوالے سے منقول ہے: جادوگر کی حد، اُس کو تلوار سے مار دینا ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ نبی پاک ﷺ کی حدیث نہیں ہے، بلکہ حضرت جُندب رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے۔ (٦)

حضرت بجالۃ بن عبدۃ کہتے ہیں: ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا مکتوب،

۳۔ الکبائر للذّھبی، ص ۱۱

٤۔ صحیح بخاری کتاب الوصایا باب قول اللّٰہ تعالی: ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا﴾ إلخ، برقم: ٢٧٦٦، ٢١٣/٢

٥۔ مصطلحات علوم و فنون عربیه، ص ۱۹۱

٦۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حدّا لسّاحر، برقم: ١٤٦٥، ص٤٤٩

اُن کے وصال سے ایک سال قبل آیا، (اس میں یہ بھی تھا) ہر جادوگر کو قتل کردو۔(۷)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے۔(۱) عادی شرابی (۲) قطعِ رحمی کرنے والا (۳) اور جادوگر کی تصدیق کرنے والا۔(۸)

مذکورہ بالا حدیث میں جادو کی تصدیق کرنے والے سے مراد: وہ شخص ہے، جو جادو کی ذاتی تاثیر رکھنے کا قائل ہو۔(۹)

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: دَم، التَّمیمۃ اور التولۃ اور محبت کا تعویذ شرک ہے۔(۱۰)

امام ذھبی فرماتے ہیں: ''التّـولۃ'' جادو کی ایک قسم ہے، اُس میں بیوی کی محبت، شوہر کے دل میں ڈالنے کا عمل کیا جاتا ہے۔ ''التّـمیمـہ''، نظرِ بد دور کرنے کے مخصوص تعویذ کو کہتے ہیں۔(۱۱)

۷۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب الخراج والأمارۃ۔۔ألخ، باب أخذالجزیۃ من المجوس، برقم:۳۰۴۳، ص۵۸۳

۸۔ المسند للإمام أحمد بن حنبل،حدیث أبی موسیٰ الأ شعری، برقم:۱۹۵۸٦، ۱۳۹/۷

۹۔ مرقاۃ المفاتیح، ۷/ ۲۴۲

۱۰۔ المستدرك، کتاب الطّبّ، باب النّھی عن الرّقی والتّمائم ۔۔۔إلخ، برقم: ۸۲۹۰، ۴۵۷/۴

۱۱۔ الکبائر للذھبی، ص۱۲

چوتھا گُناہِ کبیرہ: **نماز چھوڑ دینا**

ترکِ نماز کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا۝ اِلَّا مَنۡ تَابَ﴾ (۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے، جنہوں نے نمازیں گنوائیں، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے، تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے، مگر جو تائب ہوئے۔

امام ابو محمد حسین بن مسعود فرّاء بغوی متوفی ۵۱٦ھ مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اضـاعة صلوة'' سے مراد نماز سرے سے نہ پڑھنا ہے، یا پھر اس سے مراد نماز کو وقت گزار کر پڑھنا ہے۔ شہوات کی پیروی سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ترجیح دیں گے۔ امام مجاہد کا قول ہے کہ یہ لوگ اِس اُمّت کے افراد ہوں گے۔ نیز ارشاد فرمایا: کچھ لوگ آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے، وہ بازاروں اور گلی کوچوں میں گدھوں کی طرح جفتی کرتے ہوں گے۔(معالم التنزیل: تحت الآیۃ المذکورۃ، ۳/ ۲۰۱)

امام ابن وہب علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: ''غـیّ''، جہنم کی ایک نہر کا نام ہے، جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے، اور اُس کا ذائقہ، انتہائی بدمزہ اور خراب ہے۔(أیضًا)

اور فرمایا:

﴿فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ۝ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ﴾ (۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُن نمازیوں کی خرابی ہے، جو اپنی نماز سے بھولے

۱۔ مریم: ۱۹/۶۰۔۵۹

۲۔ الماعون: ۱۰۵/۵۔۴

بیٹھے ہیں۔

نیز فرمایا:

﴿مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ○ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ﴾ (۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے: ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

ترکِ نماز کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور اُن کے (یعنی مشرکین کے) درمیان (فرق کرنے والا) عہد، نماز ہے، تو جس نے نماز ترک کر دی، بلاشبہ اُس نے کفر کیا۔(٤)

ترک نماز کو مذکورہ احادیث میں کفر قرار دیا گیا ہے۔ اگر تارکِ نماز، اُس کی فرضیت کا منکر ہو، تب تو کفر بمعنی ارتداد ہوگا۔ ورنہ معنی یہ ہوگا کہ تارکِ نماز، کُفّار کو دی جانے والی سزا یعنی: قتل کا مستحق ہے، یا معنی یہ ہوگا: نماز، ترک کرنے کا انجامِ کار کفر ہو سکتا ہے، یا معنی ہوگا کہ نماز کو ترک کر دینا کُفّار کا سا فعل ہے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس کی نمازِ عصر فوت ہوگی، اُس کا عمل تباہ ہوگیا۔(٥)

مذکورہ حدیث میں غالبًا عمل سے مراد، وہ دنیاوی کام ہے جس کی وجہ سے اُس نے نماز عصر چھوڑی، اور حبطی (یعنی، تباہ ہونے) سے مراد اُس کام کی برکت کا ختم ہونا ہے، یا یہ مطلب ہے کہ جو عصر چھوڑنے کا عادی ہو جائے اُس کے لیے اندیشہ ہے کہ وہ کافر ہو کر مرے، جس سے اَعمال حبط ہو جائیں، اِس کا مطلب یہ نہیں کہ عصر چھوڑنا کفر و ارتداد ہے۔(٦)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندے اور شرک کے درمیان، (ظاہراً فرق کرنے والی

٣۔ المدّثّر:٧٤/٤٣۔٤٢

٤۔ سُنَن ابن ماجة، کتاب أقامة الصّلاة والسّنّة فیها، باب ماجاء فیمن ترك الصّلوة، برقم:١٠٧٩، ص١٧٦

٥۔ صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوة، باب من ترك العصر، برقم: ٥٥٣، ص١١٤

٦۔ مراۃالمناجیح، ١/٣٥٩

شے) نماز کو ترک کر دینا ہے۔(٧)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا، تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ذمّہ اُس سے بری ہے۔(٨)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سن لو! نماز ضائع کرنے والے کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں ہے۔(٩)

حضرت عبداللہ بن شقیق عُقَیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ، نماز کو ترک کر دینے کے سوا، کسی دوسرے عمل کو ترک کر دینے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔(١٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے اُس کی نماز کے بارے میں سوال ہوگا، پس اگر نماز درست ہوگی تو فلاح پا جائے گا اور کامیاب ہو جائے گا۔ اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو بندہ خائب و خاسر ہوگا۔ امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔(١١)

یہاں اس حدیث میں فرمایا: سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، گُناہ کبیرہ نمبر٢ کے تحت مذکور حدیث میں ہے ''لوگوں کے درمیان سب سے خونِ ناحق کے بارے میں فیصلہ ہوگا''۔ ان دونوں احادیث میں کوئی تضاد نہیں، کیونکہ ایک حدیث میں اُس حقُّ اللہ کا ذِکر ہے، جس کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا۔ اور دوسرے میں حقُّ العبد کا۔(١٢)

٧۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان إطلاق اسم الکفر علی من ترك الصّلاة، برقم:٨٢، ص٥٢

٨۔ المعجم الکبیر، برقم:١٣٠٢٣، ١٢/١٩٦

٩۔ الکبائر للذّهبی، ص١٤

١٠۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الإیمان، باب ماجاء فی ترك الصّلاة، برقم: ٢٦٣١، ص٧٥٤

١١۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الصّلاة۔۔۔الخ، ١٨٨۔ باب ماجاء أن أول ما یحاسب، برقم:٤١٣، ص١٤٣

١٢۔ فیض القدیر، ٣/١١٥

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں، حتّٰی کہ وہ اللہ کے معبود ہونے اور (مجھ) محمد (ﷺ) کے رسول اللہ (ﷺ) ہونے کی گواہی دیں، اور نماز قائم کریں، نیز زکوۃ ادا کریں۔ پس جب وہ لوگ یہ کام کرلیں گے، تو مجھ سے اپنے خون، اور اپنے اموال بچالیں گے، مگر اسلام کے حق کی وجہ سے، اور اُن کا حساب اللہ پر ہے۔(۱۳)

امام محی الدّین ابوزکریّا یحییٰ متوفی ۶۷۶ھ حدیثِ بالا کے تحت فرماتے ہیں: یعنی: جو دوشہادتوں کا اقرار کرتا ہو، اور نماز قائم کرتا اور زکوۃ دیتا ہو، وہ اپنا خون اور مال محفوظ کرلے گا، پھر اگر وہ یہ کام، اچھی اور خالص نیت سے کرے، تو وہ مومن ہے۔ اور اگر تلوار سے بچنے کے لیے خوف کے تحت یہ کام کرے، تو ایسے شخص کا حساب اللہ پر ہے، اور وہی دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔(۱٤)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ! اللہ سے ڈرو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو! کیا اہلِ زمین میں، مَیں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اِس شخص کی گردن نہ ماردوں؟ یہ سُن کر نبی کریم نے فرمایا: نہیں، شاید یہ نماز پڑھتا ہو۔(۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو نماز پر محافظت نہ کرے گا، تو اُس کے لیے وہ نماز نہ نور ہوگی، نہ دلیل، اور نہ ہی نجات، اور بروزِ قیامت وہ شخص، قارون، فرعون، ہامان اور اُبَیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(۱٦)

بعض علماء کرام نے فرمایا: بے نمازی کا حشر اُن لوگوں کے ساتھ اِس لئے ہوگا کہ اگر

۱۳۔ صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب: ﴿**فَإِنْ تَابُوا وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ**﴾، برقم: ۲۵، ص ۲۰

۱٤۔ شرح الأربعین النّوویة، ص٤٨

۱۵۔ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی ابن أبی طالب رضی اللّٰه عنه وخالد رضی الله عنه إلی الیمن قبل حجّة الوداع، برقم: ٤٣٥١، ص ٧٨٣

۱٦۔ مسند إمام أحمد بن حنبل، مُسنَد عبد الله بن عمر بن العاص، برقم: ٦٥٨٧، ٢/٥٧٤

اُسے اُس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارون کے مشابہ ہے لہٰذا اُس کے ساتھ اُٹھایا جائیگا اور اگر اُس کی حکومت نے اُسے غفلت میں ڈالا تو وہ فرعون کے مشابہ ہے لہٰذا اُس کا حشر اُس کے ساتھ ہوگا یا اُس کی غفلت کا سبب اُس کی وزارت ہوگی تو وہ ہامان کے مشابہ ہوا لہٰذا وہ اُس کے ساتھ ہوگا یا پھر اُس کی تجارت اُسے غفلت میں ڈالے گی لہٰذا وہ مکہ کے کافر تاجر اُبَی بن خلف کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔(۱۷)

اِن نصوص سے تارکِ نماز کا کافر ہونا معلوم ہوتا ہے، حالانکہ نبی پاک ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے، اور محمد ﷺ کے اللہ کے بندے، اور رسول ہونے کی گواہی دے گا، اُس پر اللہ تعالیٰ آگ کو حرام فرمادے گا۔(۱۸)

نماز کو وقت سے مؤخّر کرنے والا کبیرہ گُناہ کا مرتکب ہے، اور سرے سے نماز ہی نہ پڑھنا اَشدّ کبیرہ گُناہ ہے (بلکہ) ایک ہی نماز کو ترک کرنے والا زانی اور چور کی طرح ہے کیونکہ ہر نماز کو ترک کرنا یا ایک نماز کو بھی قضا کرڈالنا یہ کبیرہ گُناہ ہے اگر بندہ چند بار یہ کام کر ڈالے تو کبیرہ گُناہوں کا ارتکاب کرنے والا ہوگا، جب تک کہ توبہ نہ کرلے، پھر اگر کوئی نماز قضا کرنے پر ہمیشگی اختیار کرے تو ایسا شخص سخت بدبخت، خسارہ میں مبتلا مجرم ہے۔

۱۷۔ الزّواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرة السّابعة و سبعون: تعمّد تأخیر الصّلاة، ۱/۲۲۱

۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدّلیل علی أنّ من مات علی التّوحید دخل الجنّة قطعا، برقم: ۳۲، ص ۳۵

پانچواں گُناہِ کبیرہ: زکاۃ ادا نہ کرنا

زکاۃ کا لغوی معنی طہارت اور نمو (زیادتی) ہے۔(۱)

زکاۃ کی شرعی تعریف

زکاۃ شریعت میں مال کا مالک بنانا ہے، ایسے فقیر کو جو مسلمان ہو، ہاشمی نہ ہو، اور نہ ہی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو، اِس شرط کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے مالک مال سے ہر قسم کی منفعت قطع کرلے۔(۲)

زکاۃ ادا نہ کرنے کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ (۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور خرابی ہے شرک والوں کو، وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے، اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ لَا يُنفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ۗ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ (۴)

۱۔ الدّرّالمختار مع ردّالمحتار، کتاب الزّکوۃ، ۳/۱۷۰
۲۔ الفتاوی الھندیّۃ، کتاب الزّکاۃ ،الباب الأوّل فی تفسیرھا ---إلخ، ۱/۱۸۸
۳۔ حم السجدۃ: ۴۱/۷۔۶
۴۔ التّوبۃ: ۹/۳۵۔۳۴

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اُنہیں خوشخبری سناؤ، دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اُس سے داغیں گے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا، اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

اللہ ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ (۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اُسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں، بلکہ وہ انکے لیے بُرا ہے، عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا، قیامت کے دن اُن کے گلے کا طوق ہوگا۔ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا، اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

زکاۃ ادا نہ کرنے کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ، گائے اور بکریوں کا جو مالک، اُن کی زکاۃ ادا نہیں کرے گا، اُسے قیامت کے دن ایک چٹیل میدان میں لِٹایا جائے گا، یہ چوپائے اُسے اپنے سینگوں سے ماریں گے، اور اپنے کُھروں سے روندیں گے، جب اُس پر اُن میں سے آخری جانور گزر جائے گا، تو دوبارہ پہلے گزرنے والا جانور آجائے گا، حتیٰ کہ اُس دن لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے، پھر اُس شخص کو اُس کا رستہ دکھایا جائے گا، وہ رستہ یا تو جنت ہوگا یا پھر دوزخ، اور جو خزانے کا مالک اپنے خزانے کی زکوۃ ادا نہیں کرے گا بروزِ قیامت اس کے لیے اس کے خزانے کو گنجے سانپ کی صورت میں کردیا

۵۔ آل عمران: ۳/۱۸۰

جائے گا۔(٦)

بلاشبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے مانعینِ زکاۃ پر جہاد فرمایا، اور ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! اگر وہ لوگ مجھ سے بکری کے بچے کو بھی روکیں گے، جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے، تو اِس روکنے کے سبب میں، اُن سے جہاد کروں گا۔(٧)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے سنا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: پہلے تین شخص جو جہنم میں داخل ہوں گے وہ یہ ہیں: (١) (زبردستی) مُسلّط ہونے والا امیر، (٢) وہ مالدار شخص جو اپنے مال کے بارے میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہ کرتا ہو، (٣) متکبر فقیر(٨)

٦۔ صحیح مسلم، کتاب الزّکاۃ، باب إثم مانع الزّکاۃ، برقم:٩٨٨، ص٣٥٦

٧۔ صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزّکاۃ، برقم: ١٤٠٠، ص ٢٦٠

٨۔ صحیح ابن حبّان، باب صفة النّار وأهلها، ذكر الأخبار عن أوّل ثلاثة ---الخ، برقم:٧٤٨١، ١٦/٥٢٥

چھٹا گُناہِ کبیرہ: **والدین کی نافرمانی کرنا**

والدین کا مقام قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالی کا فرمان عالیشان ہے:

﴿وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ کِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا﴾ (١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سوا کسی کو نہ پوجو، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں ایک، یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو اُن سے ہوں نہ کہنا، اور اُنہیں نہ جھڑکنا، اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا، اور اُن کے لیے عاجزی کا بازو بچھا، نرم دلی سے۔ اور عرض کر: اے میرے ربّ! تو اُن دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْناً﴾ (٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی۔

والدین کی نافرمانی کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گُناہ کی

١۔ بنی إسرائیل :١٧/٢٤-٢٣

٢۔ العنکبوت :٢٩/٨

خبر نہ دوں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن گناہوں میں والدین کی نافرمانی کو بھی ذِکر فرمایا۔(۳)

نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالی کی رضا، والد کی رضا میں ہے۔اور اللہ تعالی کی ناراضگی، والد کی ناراضگی میں ہے۔(٤)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: باپ جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے، اگر تو چاہے، تو اُس کی حفاظت کر۔اور اگر چاہے تو، اُسے ضائع کردے۔(٥)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔(٦)

یعنی، والدہ کے لیے تواضع اختیار کرنا، اور اُسے راضی کرنا، یہ دخولِ جنت کا سبب ہے۔(۷)

نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا جو آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے آپ ﷺ سے اجازت طلب کررہا تھا، نبی پاک ﷺ نے اُس سے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں! ارشادفرمایا: تو اُن دونوں کی خدمت میں کوشش کر۔(۸)

نبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا تیرے حُسنِ سلوک کے سب سے بڑے مستحق تیری ماں، اور تیرا باپ، اور تیری بہن، اور تیرا بھائی ہیں، پھر جو رشتے میں قریب ہو، اُس کا مرتبہ ہے۔(۹)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا، شراب کا عادی اور جادو کی تصدیق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔(۱۰)

۳۔ صحیح مسلم، کتا ب الإیمان، باب بیان الکبائر و أکبرھا، برقم:۸۷، ص۵۳

٤۔ سُنَن التّرمذی، کتاب البرّ والصّلة۔۔۔الخ، باب :ماجاء من الفضل فی رِضَا الوالدین، برقم :۱۹۰۷، ص٥٦٦

٥۔ سُنَن التّرمذی، کتاب البرّ والصّلة، باب:ماجاء من الفضل فی رِضَا الوالدین، برقم:۱۹۰٦، ص٥٦٦

٦۔ المسند للإمام أحمد بن حنبل، حد یث معا ویة بن جا ھمة، برقم:۱۵۵۳۸، ۲۹۰/۵

۷۔ فیض القدیر، ج۳ ص٤۷۷

۸۔ صحیح البخاری، کتاب الجھاد والسّیر، باب الجھاد بإذن الأبوین برقم:۳۰۰٤، ص۵۵۰

۹۔ سُنَن النّسائی، کتاب الزّکاة، باب أیّتھما الید العلیا، برقم:۲۵۲۹، ص٤۱٦

۱۰۔ المسند الإمام أحمد بن حنبل حدیث أبی الدرداء عویمر، برقم:۲۷۵۵٤، ٤۱٦/۱۰

کفروشرک کے ماسوا جن گناہوں کے مرتکبین کے بارے میں جنّت میں داخل نہ ہونے کی وعید احادیثِ مبارکہ میں آئی ہے، اُن کی مختلف تاویلیں کی گئی ہیں، اگر اُس گُناہ کی حرمت قطعی الثّبوت وقطعی الدّلالۃ ہو، تو اِس صورت میں اُن کو حلال جاننے والے کے بارے میں یہ احادیث مبارکہ اپنے ظاہر پر ہوں گی کہ ایسے لوگ اصلاً کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے، اور اگر گناہ کا مرتکب اُسے حرام جاننے کے باوجود کرے، تو اِس صورت میں یا تو مراد یہ ہے کہ وہ ابتداً جنت میں داخل نہیں ہوگا بلکہ اپنے گُناہوں کی سزا بھگت کر یا اللہ تعالیٰ کے عفو و درگزر فرمانے کی صورت میں، بے سزا جنّت میں داخل ہوگا۔حدیث میں فرمایا گیا کہ قاطع رحم، متکبر وغیرہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے، تو ایک تاویل یہ ہے کہ وہ خاص اُس جنّت میں داخل نہیں ہوں گے، جو اِن گُناہوں سے احتراز برتنے والے کے لیے تیار کی گئی ہے، اور ایک تاویل یہ ہے کہ اِن گُناہوں کا ارتکاب اللہ تعالیٰ کو غضبناک کرتا ہے، اور اِن گُناہوں کی نحوست برے خاتمے کا سبب ہوسکتی ہے، جس کی پاداش میں جنّت کا داخلہ ہمیشہ کے لیے حرام ہوجاتا ہے۔(۱۱)

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں : ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ کبیرہ گُناہ کیا ہیں؟ ارشادفرمایا: اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا، اس نے پھر عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ ارشادفرمایا: والدین کی نافرمانی کرنا۔اس نے دوبارہ عرض کی: پھر کون سا گُناہ بڑا ہے؟ ارشادفرمایا: جھوٹی قسم کھانا۔(۱۲)

نبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا: احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان، اور عادی شرابی جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ (۱۳)

بکار بن عبدالعزیز بن ابوبکرۃ نے حدیث بیان کی آپ فرماتے ہیں : مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالی عنہ نے مرفوعاً روایت کیا : تمام

۱۱۔ فیض القدیر، ج ٦، ص ۵۸۰

۱۲۔ صحیح البخاری، کتاب استتابة المرتدّین، و المعاندین وقتا لھم ، باب أثم من أشرك باللّٰه و عقوبته فی الدّنیا والآخرة، برقم: ٦۹۲۰، ص۱۲۵۵

۱۳۔ سُنَن النّسائی ،کتاب الأشربة ، باب الرّوایة فی مدمنین فی الخمر، برقم: ۵٦۸۳، ص۸۹۵

گُناہوں میں سے جس گُناہ کی سزا اللہ چاہتا ہے قیامت تک موخر فرمادیتا ہے،مگر والدین کی نافرمانی کہ والدین کے نافرمان کو وہ جلدی سزا دیتا ہے۔(۱۴)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اولاد اپنے والد کا بدلہ نہیں چکا سکتی،مگر یہ کہ اُسے اُس کا والد اپنا مملوک پائے، چاہے تو اُسے فروخت کردے،اور چاہے تو اُسے آزاد کردے۔(۱۵)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے اُس شخص پر لعنت فرمائی ہے، جو اپنے والدین کو لعنت کرے۔(۱۶)

لعنت کسے کہتے ہیں؟

لعنت ،لغت میں بمعنی طرد و اِبعاد کے ہے، اور اہلِ شریعت کبھی اس سے طرد و ابعادِ رحمتِ الٰہی و بہشت سے، اور کبھی طرد و ابعاد جنابِ قُرب اور رحمتِ خاص و درجۂ سابقین سے مراد لیتے ہیں، پہلے معنی کافروں کے ساتھ خاص ہیں، جس شخص کا کفر پر مرنا یقینی ہو، جیسے: ابو جہل، ابولھب اُس پر لعنت جائز۔ انبیاء و ملائکہ کی لعنت، اُن لوگوں کے لیے ہوتی ہے، جن کا کفر پر مرنے کا بِاِعلامِ الٰہی اُنہیں علم ہوتا ہے، یا وہ کافروں پر باوصفِ کفر لعنت کرتے ہیں۔

دوسری قسم گُناہگاروں کو بھی شامل ہے، جس جگہ قرآن میں لفظ لعنت کا گُناہگاروں کے حقّ میں وارد ہے، وہاں دوسرے معنی مراد ہیں، مگر جواز اِس قسم کا بھی بوصفِ عام مذموم ہے، جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو، کہہ سکتے ہیں، کسی خاص جھوٹے مسلمان پر لعنت کرنا، جائز نہیں ہے۔

شیخ محقّق فرماتے ہیں: لعنت کرنا کسی پر جائز نہیں، سوا اُس کے جس کے کافر مرنے کی مخبرِ صادق (ﷺ) نے خبر دی، اور کافرِ مخصوص پر کہ ایمان اُس کا دمِ اخیر محتمل ہو، لعنت نہ کریں۔

اصل اس باب میں یہ ہے کہ کسی پر لعنت کرنے میں کوئی ثواب نہیں، پس احتیاط اِسی

۱۴۔ شعب الإيمان ، باب في برّ الوالدين، فصل في حقوق الوالدين و ماجاء فيه، برقم:۷۸۸۹، ۷/۱۹۷

۱۵۔ صحيح مسلم ،كتاب العتق، باب فضل عتق الوالد،برقم: ۱۵۱۰، ص۵۸۳

۱۶۔ صحيح مسلم ،كتاب الأضاحى، باب تحريم الذّبح لغير الله۔۔ الخ، برقم:۱۹۷۸، ص۷۸۶

میں ہے کہ جس کے انجام سے اطلاع نہ ہو، اُس پر لعنت نہ کرے، اگر وہ لائقِ لعنت ہے، تو اس پر لعنت کہنے میں تضییعِ وقت ہے، اور وہ جو لعنت کا مستحق نہیں، تو گُناہِ بے لذّت۔ اسی واسطے امام عبداللہ یافعی یمنی ’’مراۃ الجنان‘‘ میں فرماتے ہیں: کسی مسلمان پر لعنت اصلاً جائز نہیں، اور جو کسی مسلمان پر لعنت کرے، وہ ملعون ہے۔(۱۷)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: خالہ، بمنزلہ ماں کے ہے۔(۱۸)

حضرت وہب بن مُنبِّہ علیہ الرحمۃ سے منقول ہے: اللہ عزّ وجلّ نے حضرت موسیٰ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اپنے والدین کی عزّت کر! پس بلاشبہ جو اپنے والدین کی عزّت کرے گا، میں اُس کی عمر میں اضافہ کردوں گا، اور اُسے ایسی اولاد دوں گا، جو اُس کے ساتھ بھلائی کرے گی، اور جو اپنے والدین کی نافرمانی کرے گا، میں اُس کی عمر میں کمی کردوں گا، اور اُسے ایسی اولاد دوں گا، جو اُس کی نافرمانی کرے گی۔(۱۹)

حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اُس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالی بندے کو ہلاک کرنے میں جلدی کرتا ہے، جب کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو، وہ ضرور اُسے جلد عذاب دیتا ہے۔ اور بلاشبہ اللہ بندے کی عمر میں اضافہ فرمادیتا ہے، جب کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا ہو، وہ ضرور اُس کی بھلائی، اور خیر میں اضافہ فرماتا ہے۔(۲۰)

حضرت ابوبکر بن ابی مریم نے فرمایا: میں نے تورات میں پڑھا: جو شخص اپنے باپ کو مارتا ہو، اُس کو قتل کردیا جائے۔ اور حضرت وہب بن منبہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: تورات میں ہے: جس نے اپنے والد کو تھپّڑ مارا، اُسے رجم کیا جائے گا۔(۲۱)

۱۷۔ فضائلِ دُعا ،ص:۱۹۸۔۱۹۴، ملخّصًا

۱۸۔ سُنَن الترمذى، كتاب البرّ والصّلة ۔۔الخ، باب فى برّ الخالة، برقم:۱۹۱۱، ص۵۶۷

۱۹۔ الكبائر للذّهبى، ص۲۱

۲۰۔ أيضًا

۲۱۔ أيضًا

ساتواں گُناہِ کبیرہ: **سود کھانا**

سود کی تعریف

عقدِ معاوضہ میں جب دونوں طرف مال ہو، اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اس کے مقابل میں دوسری طرف کچھ نہ ہو، یہ سود ہے۔(۱)

سود کی اقسام

سود کی دو قسمیں ہیں: (۱) رِبَا الْفَضل (۲) رِبَا النَّسِیئة

قدر و جنس دونوں موجود ہوں، تو کمی بیشی بھی حرام ہے (اس کو رِبَا الْفَضُل کہتے ہیں) اور ایک طرف نقد ہو، دوسری طرف ادھار، یہ بھی حرام (اس کو رِبَا النَّسِیئة کہتے ہیں) مثلاً گیہوں کو گیہوں، جَو کو جَو کے بدلے میں بیع کریں، تو کم و بیش حرام، اور ایک اب دیتا ہے، دوسرا کچھ دیر کے بعد دے گا، یہ بھی حرام۔ اور دونوں میں سے ایک ہو، ایک نہ ہو، تو کمی بیشی جائز ہے، اور اُدھار حرام۔ مثلاً: گیہوں کو جو کے بدلے میں، یا ایک طرف سیسہ ہو، ایک طرف لوہا کہ پہلی مثال میں ماپ اور دوسری میں وزن مشترک ہے، مگر جنس کا دونوں میں اختلاف ہے۔ کپڑے کو کپڑے کے بدلے میں غلام کو غلام کے بدلے میں بیع کیا اِس میں جنس ایک ہے مگر قدر موجود نہیں، لہٰذا یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک تھان دیکر دو تھان یا ایک غلام کے بدلے میں دو غلام خرید لیے، مگر اودھار بیچنا حرام، اور سود ہے اگرچہ کمی بیشی نہ ہو، اور دونوں نہ ہوں، تو کمی بیشی بھی جائز، اور اودھار بھی جائز مثلاً گیہوں اور جو کو روپیہ سے خریدیں یہاں کم و بیش ہونا تو ظاہر ہے کہ ایک روپیہ کے عوض میں جتنے من چاہو خریدو، کوئی حرج نہیں، اور ادھار بھی جائز ہے کہ آج خریدو روپیہ مہینے میں سال میں دوسرے کی مرضی سے جب چاہو دو، جائز ہے کوئی خرابی نہیں۔(۲)

۱۔ بہارِ شریعت، سود کا بیان، ۲/ ۱۱/ ۷۶۹

۲۔ بہارِ شریعت، سود کا بیان، ۲/ ۱۱/ ۷۷۰۔۷۶۹

سودی اموال کا حکم

امام اہلِ سنّت سودی مال کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سودی اموال پر قبضہ کرنے کے بعد بندہ اُس کا مالک ہو جاتا ہے، لیکن یہ ملک فاسد اور خبیث ہے، اور اب اصل مالک کی ملک بھی اُس سے زائل ہوگئی کہ ایک شے پر بیک وقت دو ملک علی سبیل التّساوی محال ہے، لہٰذا حاصل شدہ مال واپس مالک کو لوٹانا ضروری نہیں، چاہے تو اصلی مالک کو لوٹا دے، اور چاہے تو اُس مال کو فقراء پر صدقہ کردے۔(۳)

سود کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود، اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو، تو یقین کرلو، اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (٥)

۳۔ الفتاویٰ الرّضویّة المخرّجة، ۲۳ / ۵۵۱

٤۔ البقرة: ۲/ ۲۷۹۔۲۷۸

٥۔ البقرة: ۲/ ۲۷۵

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں، قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ، جسے آسیب نے چھوکر مخبوط بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا: بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے۔ اور اللہ نے حلال کیا بیع کو، اور حرام کیا سود، تو جسے اُس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی، اور وہ باز رہا، تو اُسے حلال ہے جو پہلے لے چکا، اور اُس کا کام خدا کے سپرد ہے۔ اور اب جو ایسی حرکت کرے گا، تو وہ دوزخی ہے، وہ اس میں مُدّتوں رہیں گے۔

صدر الافاضل علامہ سیّد نعیم الدّین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ نے اس کے تحت خزائن العرفان میں لکھا: معنی یہ ہے کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہوسکتا، گرتا پڑتا چلتا ہے، قیامت کے دن سود خور کا یہ حال ہوگا کہ سود سے اُس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا، اور وہ اُس کے بوجھ سے گر پڑے گا۔(۶)

سود کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گُناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے، اُسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، اور جنگ کے دن میدان چھوڑ کر بھاگ جانا، پاکدامن سیدھی سادھی عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (۷)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اور اُس کا کاغذ لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔(۸)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: اور سود کے گواہوں، اور سود کا کاغذ لکھنے والے

۶۔ خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورۃ، ص۹۷
۷۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الکبائر و أکبرھا، برقم:۸۹، ص۵۳
۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب لعن اٰکل الرّبا و موکلہ، برقم:۱۵۹۷، ص۶۲۰

پر لعنت فرمائی ہے۔(۹)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کھانے والا، سود کھلانے والا، سود کا کاغذ لکھنے والا اِس بات کو جان لیں کہ قیامت تک محمد (ﷺ) کی زبانِ (مبارک) پر انہیں ملعون کہا گیا ہے۔(۱۰)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: سود سے (بظاہر) اگرچہ مال زیادہ ہو، مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہوگا۔(۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میں گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں، اُن پیٹوں میں سانپ ہیں، جو باہر سے دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ سود خور ہیں۔(۱۲)

۹۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب لعن اٰکل الرّبا و موکلہ، برقم:۴۰۹۳، ص۹۵۵
۱۰۔ سُنَن النّسائی، کتاب الزّینۃ، باب الموتشمات ۔۔الخ، برقم:۵۱۱۲، ص۸۱۵، ملخّصًا
۱۱۔ المسند للأمام أحمد، مسند عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ، برقم:۳۷۵٤، ۲/۵۰
۱۲۔ سُنَن ابن ماجۃ، کتاب اجارات، باب التغلیظ فی الرّبا، برقم:۲۲۷۳، ص۳۶۳

آٹھواں گُناہِ کبیرہ: **رمضان کے روزے بلا عذر چھوڑ دینا**

فرضیّتِ روزہ کا بیان قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ O اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ گنتی کے دن ہیں، تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو، تو اتنے روزے اور دنوں میں، اور جنہیں اِس کی طاقت نہ ہو، وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے، تو وہ اس کے لئے بہتر ہے، اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے، اگر تم جانو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے، ضرور اُس کے روزے رکھے۔ اور جو بیمار، یا سفر میں ہو، تو اتنے روزے اور دنوں

۱۔ البقرۃ:۲/۱۸۵۔۱۸۳

میں۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے، اور تم پر دشواری نہیں چاہتا، اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ کی بڑائی بولو، اِس پر کہ اُس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

روزہ چھوڑنے کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی عُذر اور رُخصت کے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا، تو زمانے بھر کے روزے بھی اُس کے برابر نہیں ہوسکتے، اگرچہ وہ روزہ رکھ بھی لے۔(۲)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں، ایک جمعہ، دوسرے جمعہ تک، اور ایک رمضان، دوسرے رمضان تک، درمیان (میں ہونے والے گُناہوں کا) کُفّارہ ہے، جب کہ کبیرہ گُناہوں سے بچا جائے۔(۳)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔(٤)

یعنی: جس شخص نے اِن پانچ چیزوں کو ادا کرلیا، اُس کا اسلام مکمل ہوگیا، جیسا کہ گھر اپنے ستونوں سے مل کر مکمل ہوجاتا ہے، اسی طرح اسلام، اپنے ان ارکان سے مل کے مکمل ہوجاتا ہے۔(٥)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: فرمایا: اسلام کی بنیاد

۲۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الصّوم ۔۔الخ، باب ماجاء فی الأفطار متعمّدًا، برقم:۷۲۳، ص۲۳۰

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الطّھارۃ، باب الصّلوات الخمس والجمعة الی الجمعة ورمضاناً إلی رمضانٍ مکفّرات لما بینھنّ ما اجتنبت الکبائر، برقم:۲۳۳، ص۱۰۸

٤۔ صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب: فان تابوا وأقاموا الصّلاۃ واتوا الزّکاۃ فخلّوا سبیلھم، برقم:۲۵، ص۲۰

٥۔ شرح الأربعین للنّووی، ص:۲۹

اور اس کے ستون تین ہیں،" لا الٰہ الا اللّٰہ" کی گواہی دینا، نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، جو ان میں سے ایک کو ترک کرے، تو وہ کافر ہے۔(٦)

یہ فرمان یا تو زجر پر مبنی ہے، یا اُس شخص پر محمول ہے جو اِن اعمال کو بلا عذرِ شرعی ترک کرنا، حلال جانتا ہو۔(٧)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹی بات کہنے کو، اس پر عمل کرنے کو، نیز جہل کو نہ چھوڑا، تو اللہ اس کے کھانے اور پینے کو ترک کرنے کی کچھ پروانہیں۔(٨)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو، جس نے رمضان کا مہینہ پایا، پھر اُس کی بخشش نہیں ہوئی۔(٩)

٦۔ مسند أبي يعلى، مسند ابن عباس، برقم:٢٣٥٣، ص٤٩٦

٧۔ فيض القدير، ٤/ ٤١٠

٨۔ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب قول الله تعالى: ﴿**واجتنبوا قول الزّور**﴾ برقم:٦٠٥٧، ص١١١٣

٩۔ المستدرك، كتاب البر والصّلة، باب لعن الله الصاق لوالدية۔۔الخ، برقم: ٧٣٣٨، ٥/ ٢١٢

نواں گُناہِ کبیرہ: زِنا

زنا کی شرعی تعریف:

صدر الشّریعہ، بدر الطّریقہ مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں: وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورتِ مُشتہاۃ کے آگے کے مقام میں بطورِ حرام بقدرِ حشفہ دُخول کرنا، اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہو، نہ باندی، نہ اُن دونوں کا شبہہ ہو، نہ شبہہِ اشتباہ ہو۔ اور وہ وطی کرنے والا مکلّف ہو، اور گونگا نہ ہو، اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔(١)

زنا کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ زنا کی مذمّت میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا﴾ (٢)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے، اور بہت ہی بری راہ۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا﴾ (٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے، اور اُس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی، ناحق نہیں مارتے، اور بدکاری نہیں کرتے، اور جو یہ کام کرے، وہ سزا پائے گا۔

اور فرماتا ہے:

١۔ بہارِ شریعت، حدود کا بیان، ٢/ ٩/ ٣٧٠

٢۔ الإسراء: ١٧/ ٣٢

٣۔ الفرقان: ٢٥/ ٦٨

﴿اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ﴾ (٤)

ترجمۂ کنز الایمان: جو عورت بدکار ہو، اور جو مرد، تو اُن میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ اور تمہیں اُن پر ترس نہ آئے، اللہ کے دین میں۔

صدرالافاضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد، یا عورت سے زنا سرزد ہو، اُس کی حدّ یہ ہے کہ اُس کے سو کوڑے لگاؤ، یہ حد حرِ غیرِ محصن کی ہے، کیونکہ حرِ محصن کا حکم یہ ہے کہ اُس کو رجم کیا جائے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعِز رضی اللہ تعالی عنہ کو بحکمِ نبی کریم ﷺ رجم کیا گیا۔

مُحصِن کسے کہتے ہیں؟

اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے، جو مکلّف ہو، اور نکاحِ صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو، خواہ ایک ہی مرتبہ، ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائیگا۔ اور اگر اُن میں سے ایک بات بھی نہ ہو، مثلاً حرّ نہ ہو، یا مسلمان نہ ہو، یا عاقل بالغ نہ ہو، یا اُس نے کبھی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو، یا جس کے ساتھ کی ہو، اُس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو، تو یہ سب غیرِ محصن میں داخل ہیں اور اِن سب کا حکم کوڑے مارنا ہے۔(٥)

زنا کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی پاک ﷺ سے سوال کیا گیا: کونسا گُناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کسی اللہ کا شریک بنانا، حالانکہ اسی نے تجھے پیدا فرمایا ہے۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا: تیرا اپنی اولاد کو اس خوف سے مار دینا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ عرض کیا: پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا: تیرا اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا۔(٦)

٤۔ النّور:٢٤/٢

٥۔ خزائن العرفان، تحت الآیة المذکورة، ص٦٤٨

٦۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، ٣٧۔باب بیان کون الشّرك أقبح الذّنوب۔۔۔الخ، برقم:٨٦، ص٥٢

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: زانی جس وقت زنا کرتا ہے، مومن نہیں ہوتا، اور چور جس وقت چوری کرتا ہے، مومن نہیں ہوتا، اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے، مومن نہیں ہوتا۔(٧)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ زنا کرتا ہے، تو ایمان اُس سے نکل جاتا ہے، پس وہ اُس پر شامیانے کی طرح ہوتا ہے، پھر جب بندہ اُس سے جدا ہوتا ہے تو ایمان اُس کی طرف لوٹ آتا ہے۔(٨)

مراد یہ ہے کہ وقتِ زنا زانی سے ایمان کا نور یا کمال نکل جاتا ہے، اور جب تک وہ اس فعلِ بد میں لگا رہتا ہے، بادل کی طرح اُس کے سر پر ہوتا ہے، ورنہ یہ گُناہ کفر نہیں، نہ اِن کا (یعنی چوری اور زنا) مرتکب مُرتد، اگر اسی حالت میں مارا جائے تو وہ کافر نہ مرے گا۔(٩)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو زنا کرتا، یا شراب پیتا ہے، اللہ تعالی اُس سے ایمان نکال لیتا ہے، جیسا کہ انسان اپنے سر سے قمیص اُتارتے وقت، اُسے کھینچ لیتا ہے۔(١٠)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ ''تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت کلام نہ فرمائے گا، نہ اُنہیں پاک کرے گا، اور نہ اُن کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا، اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔(١) بوڑھا زانی (٢) جھوٹا بادشاہ (٣) متکبر فقیر۔(١١)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہدینِ اسلام کی عورتوں کی حُرمت، جنگ میں شریک نہ ہونے والے لوگوں پر اپنی ماؤں کی حرمت کی طرح ہے۔ تو جو اُن کی بیویوں کے بارے میں

٧۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان نقصان الأیمان بالمعاصی۔۔۔الخ، برقم:٥٧، ص٤٥

٨۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب السّنّة، باب الدّلیل علی زیادة الأیمان ۔۔الخ، برقم:٤٦٩٠، ص٨٧٧

٩۔ مرآة المناجیح: / ٧٥، فیض القدیر: ١/ ٤٧١ ملخصاً

١٠۔ المستدرك علی الصّحیحین، کتاب الإیمان، باب: امّا حدیث معمر، ٢٢/١

١١۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان غلظ تحریم أسبال الازار، برقم:١٠٧، ص٥٩

خیانت کرے گا، تو اُس خائن کو، اُس مجاہد کے لیے کھڑا کیا جائے گا، اور وہ اُس کی نیکیوں میں سے جو چاہے گا، لے لے گا، تو تمہارا کیا گمان ہے۔(۱۲)

یعنی، تو تمہارا کیا گمان ہے اس عظیم جرم کا ارتکاب کرنے کے بارے میں؟ کیا اس گُناہ کو کرنے کی صورت میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا بلکہ تم سے اس کا بدلہ لیا جائے گا اس فرمان سے مجاہدینِ اسلام کی شان واضح ہوتی ہے۔(۱۳)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’ چار طرح کے لوگوں کو اللہ تعالی مبغوض رکھتا ہے: (۱) با کثرت قسمیں کھانے والا تاجر (۲) متکبر فقیر (۳) بوڑھا زانی (۴) ظالم حکمران۔(۱۴)

با کثرت قسمیں کھانے والا تاجر، اس لیے مبغوض ہے کہ وہ اللہ کے عظیم ناموں کو دنیا کی حقیر دولت حاصل کرنے کا وسیلہ وسبب بنا کر بے ادبی کرتا ہے، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقیر دنیاوی دولت کی اس کے دل میں بہت زیادہ قدر ہے۔ اور متکبر فقیر اس لیے مبغوض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تکبر کے اسباب، اُس سے دور فرما کر اس کی حمایت ونصرت فرمائی، لیکن اس کی ردی طبیعت، تکبر کرنے ہی پر راضی ہوئی، اور جو نعمتِ فقر اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی تھی، اُس نے اُس کا شکر ادا نہیں کیا۔(۱۵)

بوڑھا زانی اس لیے مبغوض ہے کہ وہ اللہ تعالی کے حق کو ہلکا لیتا ہے، اور اُس کی پرواہ نہیں کرتا، ایسے شخص کی طبیعت ہی ذلیل ہوتی ہے، زنا کا داعیہ کمزور پڑ جانے کے باوجود اُس کا زنا کرنا، بہت بڑی سرکشی ہے۔

جھوٹا بادشاہ اس لیے مبغوض ہے کہ بندہ جھوٹ عموماً حصولِ نفع یا دفعِ ضرر کے لیے کرتا ہے، اور بادشاہ کو کسی کا خوف نہیں ہوتا کہ اُسے جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑے، پس ضرورت

۱۲۔ صحیح مسلم ،کتاب الإمارة، باب حرمة نساء المجاهدين۔۔ الخ، برقم:۱۸۹۷، ص۷۵۷

۱۳۔ فيض القدير : ۳/ ۵۰۴

۱۴۔ سُنَن النّسائی، کتاب الزّكاة، باب:الفقير المختال،برقم:۲۵۷۳، ص۴۲۳

۱۵۔ فيض القدير :۱/۶۰۲

نہ ہونے کے باوجود اُس کا جھوٹ بولنا بہت برا ہے۔ (۱۶)

سب سے بدترین زنا اپنی ماں، یا بہن، پھوپھی، یا دیگر محارم کے ساتھ زنا کرنا ہے۔ حدیث پاک میں فرمایا: جو شخص اپنی محرمہ سے زنا کرے، اُس کو قتل کر ڈالو۔(۱۷)

اور اس باب میں دیگر احادیث بھی ہیں ان میں سے یہ حدیث براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ان کے ماموں کو ایک شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنی والد کی بیوی سے زنا کیا تھا کہ آپ اسے قتل کر دیں۔(۱۸)

۱۶۔ فيض القدير :۳/۴۳۵

۱۷۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الحدّود، باب ما جاء فيمن يقول لآخر: يامخنّث، برقم:۱۴۶۷، ص۴۴۹

۱۸۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الأحكام ۔۔الخ، باب فيمن تزوّج أمراة أبيه، برقم:۱۳۶۷، ص۴۱۵

دسواں گُناہِ کبیرہ: **شراب پینا**

شراب کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے:

﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ﴾ (۱)

ترجمۂ کنز الایمان: تم سے شراب، اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والوں! شراب، اور جوا، اور بُت، اور پانسے، ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: جب شراب کی حُرمت کی آیت نازل ہوئی، تو صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک دوسرے کے پاس چل چل کر گئے، اور ایک دوسرے کو بتایا کہ شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے، اور اسے شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔(۳)

بلا شبہ شراب سب بُرائیوں کی جڑ ہے، اور کئی احادیث میں شرابی پر لعنت آئی ہے، حتی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ شراب پینا سب سے بڑا کبیرہ گُناہ ہے۔(٤)

۱۔ البقرة:۲/۲۱۹

۲۔ المائدة:۵/۹۱۔۹۰

۳۔ المعجم الکبیر للطّبرانی ،أحادیث ابن عباس، برقم:۱۲۳۹۹، ۳۷/۱۲

٤۔ الکبائر للذّهبی، ص۳٤

شراب کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیئے ،اُس کو کوڑے مارو۔ پھر اگر وہ دوبارہ پیئے ۔تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر دوبارہ پیئے ،تو کوڑے لگاؤ، پھر اگر چوتھی بار شراب پیئے تو اُس کو قتل کر ڈالو۔(۵)

حدیث پاک میں شرابی کو قتل کرنے سے مراد یا اُس کی سخت پٹائی لگانا ہے، یا یہ امر بطورِ وعید ہے کہ متقدّ مین و متاخّرین میں سے کسی عالم کا یہ مذہب نہیں کہ شرابی کو قتل کیا جائے گا۔ اور کہا گیا ہے یہ حکم، ابتدائے اسلام میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا۔(٦)

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو نشہ کے سبب ایک مرتبہ نماز ترک کرے گا، تو گویا کہ اُس کی ملک میں دنیا اور اُس کی تمام اشیاء تھیں، وہ سب اُس سے سلب کر لی گئیں، اور جو نشے کی وجہ سے چار بار نماز کو ترک کرے گا، تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ وہ اسے "طینة الخبال" سے پلائے۔ استفسار ہوا: یارسول اللہ! ﷺ طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کی زخموں کا نچوڑ۔(۷)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ اللہ کے ذمہ عہد ہے جو نشہ پیئے گا وہ اُسے طینۃ الخبال سے پلائے گا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ﷺ طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کا پسینہ، یا ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے زخموں کا نچوڑ۔(۸)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شراب پیئے گا، تو آخرت میں وہ اُس پر حرام

۵۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الحدّود، باب ماجاء من شرب الخمر۔۔ الخ، برقم:۱٤٤۹، ص٤٤۳

٦۔ مرقاة المفاتیح، ۷/ ۲۰۹

۷۔ المسند للإمام أحمد، مسند عبداللّٰه بن عمرو بن عاص، برقم:٦٦٥۹، ۲٤۰/۱۱

۸۔ صحیح مسلم ،کتاب الأشربة ،باب بیان أنّ کلّ مسکر خمر و أنّ کلّ خمر حرام، برقم:۲۰۰۲، ص۷۹۷

کردی جائے گی۔ (۹)

حدیث مذکورہ میں ارشاد فرمایا گیا کہ آخرت میں ایسے شخص پر شراب حرام کردی جائے گی۔ اس فرمان عالیشان کے دو معنی بیان کیے گئے ہیں: یا تو وہ شخص معاف نہ کیے جانے کی صورت میں ابتداً جنت میں داخل نہیں ہوگا، کہ شراب، جنّت ہی میں ہوگی، اور اُس شراب کا پینا، جنّت میں داخل ہونے پر موقوف ہے، تو یہاں مراد اس پر ابتداً جنت کا حرام ہونا ہے۔ یا معنی یہ ہے کہ اگر وہ بفضلِ الٰہی جنت میں داخل ہوگیا، تب بھی دنیا میں شراب پی کر، بے توبہ مرجانے کے سبب جنت کی شراب اس پر حرام ہوگی۔ (۱۰)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: عادی شرابی اگر بغیر توبہ کیے مرجائے، تو وہ بت پرست شخص کی طرح اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ (۱۱)

مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس پر غضبناک ہوگا، جیسا کہ بُت پرست پر غضبناک ہوتا ہے، اور یہ انتہائی سخت وعید ہے، اور وجہِ تشبیہ یہ ہوسکتی ہے کہ جس طرح بُت پرست اپنی نفسانی خواہش پر عمل کرتا، اور حکمِ الٰہی کی مخالفت کرتا ہے، یہی حال عادی شرابی کا ہوتا ہے۔ (۱۲)

شراب پینے کی شرعی سزا

آزاد شخص کے لیے شراب پینے کی حدّ، اسّی کوڑے ہیں، جو اُس کے بدن کے متفرق جگہوں پر مارے جائیں گے۔ (۱۳)

۹۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب بیان أنّ کلّ مسکر خمر و أنّ کلّ خمر حرام، برقم: ۲۰۰۲، ص۷۹۷

۱۰۔ فیض القدیر، ۶/ ۲۰۳، ملخصاً

۱۱۔ المسند للإمام أحمد، مسند عبدالله بن عباس، برقم: ۲۴۵۳، ۴/ ۲۶۵

۱۲۔ مرقاة المفاتیح، ۷/ ۲۴۲

۱۳۔ مختصرالقدوری، ص ۲۰۷

گیارھواں گُناہِ کبیرہ: لواطت

اللہ ربّ العالمین نے قرآن پاک میں کئی مقامات پر حضرت سیّدنا لوط علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کا قصّہ ہمارے لیے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں، اُن کے اُس ناپاک فعل کے سبب ہلاک فرمادیا۔ مسلمانوں کا، اور دیگر تمام مِلّتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا، کبیرہ گُناہ ہے۔

لواطت کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ O وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ﴾ (۱)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا مخلوق میں مَردوں سے بدفعلی کرتے ہو، اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے ربّ نے جوروئیں بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔

لواطت، زنا سے کہیں زیادہ بڑھ کر بے حیائی، اور بُرائی کا کام ہے۔

لواطت کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”فعلِ لواطت کے فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔(۲)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو قومِ لوط کا سا عمل کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے“۔ اس حدیث پاک کی سند حسن ہے۔(۳)

۱۔ الشّعراء: ۲۶/۱۶۶-۱۶۵

۲۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب الحدّود، باب فیمن عمل، عمل قوم لوط، برقم: ۴۴۶۲، ص۸۳۳

۳۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الحدود۔۔الخ، باب ماجاء فی حدّ اللّوطی، برقم: ۱۴۶۱، ص۴۴۷

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو آپس میں شرمگاہیں رگڑنا، اُن کا باہمی زنا ہے۔(٤)

لواطت کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: بستی کی سب سے بلند عمارت دیکھی جائے، پھر لوطی کو اس کے اوپر سے گرا کر، اُس پر پتھر برسائے جائیں۔(٥)

امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کا مذہب یہ ہے کہ زنا، اور لواطت دونوں کی حدّ یکساں ہے۔ اور احناف کا نظریہ بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل علیہ الرحمۃ اپنے تفسیری حاشیہ میں سورۂ نور کی آیت نمبر ۲: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي﴾ الخ کے تحت فرماتے ہیں: لواطت، زنا میں داخل نہیں، لہٰذا اس فعل سے حدّ واجب نہیں ہوتی، لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے۔(٦)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی اغلام کی تعزیر کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اغلام، یعنی: پیچھے کے مقام میں وطی کی، تو اُس کی سزا یہ ہے کہ اُس کے اوپر دیوار گرا دیں، یا اونچی جگہ سے اُسے اوندھا گرائیں، اور اُس پر پتھر برسائیں، یا اُسے قید میں رکھیں، یہاں تک کہ وہ مر جائے، یا توبہ کرے، چند بار ایسا کیا ہو، تو بادشاہِ اسلام اُسے قتل کر ڈالے۔ الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے، بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے، اسی وجہ سے (عند الأحناف) اِس میں حدّ نہیں کہ بعضوں کے نزدیک حدّ قائم کرنے سے اُس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور یہ اتنا بُرا ہے کہ جب تک توبۂ خالصہ نہ ہو، اُس میں پاکی نہ ہوگی، اور اِغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔(٧)

٤۔ ذمّ اللّواط، برقم: ٢٢، ص ٥٤

٥۔ ذمّ اللّواط، برقم: ٣٠، ص ٥٩

٦۔ خزائن العرفان علی کنز الایمان، تحت قوله تعالی: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي﴾ ۔۔ألخ، ص ٦٤٨

٧۔ بہارِ شریعت، حدود کا بیان، کہاں حدّ واجب ہے، اور کہاں نہیں، ٢/٩/٣٨١۔ ٣٨٠

بارہواں گُناہ کبیرہ: زنا کی تہمت لگانا

تہمتِ زِنا کی مذمّت قرآن کی روشنی میں

اللہ ربّ العباد عزّ وجلّ کا فرمان عبرت نشان ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (١)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں، انجان، پارسا ایمان والیوں کو، اُن پر لعنت ہے دنیا، اور آخرت میں، اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (٢)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں، پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں، تو اُنہیں اسّی کوڑے لگاؤ، اور اُن کی گواہی کبھی نہ مانو، اور وہی فاسق ہیں۔

تہمتِ زنا کی شرعی سزا

صدر الافاضل اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے:

مسئله: جو شخص کسی پارسا مرد، یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے، اور اُس معائنہ کے چار گواہ پیش نہ کر سکے، تو اُس پر حدّ واجب ہو جاتی ہے اَسّی کوڑے، آیت میں ''محصنات'' کا لفظ خصوصِ واقعہ کے سبب سے ہوا ہے، یا اِس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا، کثیر الوقوع ہے۔

١۔ النّور: ٢٣/٢٤

٢۔ النّور: ٣/٢٤

مسئلہ: اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں، اور اُن پر حدّ جاری ہوچکی ہو، مردودُ الشّھادۃ ہوجاتے ہیں، کبھی اُن کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔

مسئلہ: پارسا سے مراد وہ ہیں، جو مسلمان، مکلّف، آزاد، اور زنا سے پاک ہوں۔

مسئلہ: زنا کی شہادت کا نصاب، چار گواہ ہیں۔

مسئلہ: حدِّ قذف، مطالبہ پر مشروط ہے، جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے، تو قاضی پر حدّ قائم کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ: قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے، یا کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں، یا اُس کے باپ کا نام لے کر کہے: تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے، یا اُس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے، اور ہو اُس کی ماں پارسا، تو ایسا شخص قاذف ہوجائیگا، اور اُس پر تہمت کی حدّ آئے گی۔(۳)

تہمتِ زنا کی مذمّت احادیث کی روشنی میں

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گُناہوں سے بچو، پھر آپ ﷺ نے اُن میں بھولی بھالی، پاکدامن مسلمان عورتوں پر زنا کی تہمت لگانے کا بھی ذِکر فرمایا۔(٤)

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(٥)

مسلمان سے مراد کامل مسلمان ہے، یعنی: وہ شخص جو ارکانِ اسلام پوری طرح ادا کرے، اور مسلمان اُس سے محفوظ رہیں، اس طرح کہ وہ مسلمانوں کے حُرمت والے اموال اور اُن کی عزّتوں کے درپے نہ ہو، زبان کو ہاتھ پر مقدم کیا کہ زبان کے ذریعے تکلیف وایذاء

٣۔ خزائن العرفان علی کنز الإیمان، تحت قولہ تعالی: ﴿اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ﴾ ألخ، ص٦٤٩

٤۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الکبائر وأکبرها، برقم:٨٩، ص٥٣

٥۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان تفاضل الإسلام ــ، برقم:٤١، ص٤٠

پہنچانا، باکثرت ہوتا ہے، اور بہت تیزی سے ہوتا ہے۔(٦)

نبی پاک ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تجھے تیری ماں روئے! بروزِ قیامت لوگوں کو نتھنوں کے بل، اُن کی زبان کا کاٹا ہوا ہی گرائے گا۔(۷)

اللہ تعالیٰ اس فعلِ بد کی مذمت میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّ اِثْماً مُّبِیْناً﴾ (٨)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں، انہوں نے بہتان، اور کُھلا گُناہ اپنے سر لیا۔

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مملوک غلام، یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائی، اگر وہ حقیقۃً ایسا نہ ہو، جیسا کہ اُس نے کہا، تو بروزِ قیامت اُسے حدّ قذف لگائی جائے گی۔(۹)

علامہ مناوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اِس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: حدِّ قذف دنیا میں نہیں لگے گی کہ حدِّ قذف کے لیے شرط ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی ہو، وہ محصن (پارسا) ہو، اور احصان کے تحقّق کی ایک شرط آزاد ہونا بھی ہے۔ آخرت میں مالک کو حدّ اس لیے لگائی جائے گی کہ اب اُس مالک کی مجازی ملکیت بھی ختم ہوچکی، اس وقت فقط اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہوگی، کوئی آقا، اور کوئی غلام نہ ہوگا، اب بس اہلِ تقویٰ ہی کو فضیلت حاصل ہوگی۔(۱۰)

٦۔ فیض القدیر: ٦/٣٥-٣٥١

٧۔ سُنَن التّرمذی، کتاب الإیمان، باب ماجاء فی حرمة الصّلوة، برقم:٢٦٢٥، ص٧٥٣

٨۔ الأحزاب: ٣٣/٥٨

٩۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب التّغلیظ علی من قذف ــ الخ، برقم:١٦٦٠، ص٦٥٢

١٠۔ فیض القدیر، ٦/٢٥٤

مآخذ ومراجع

(۱) أحسن الوعاء لآداب الدّعاء، للعلّامة نقی علی خان بن العلّامة محمّد رضا علی خان الحنفی (ت۔۱۲۷۹ھ)بتحقیق جماعة من علماء جامعة المدینة، مکتبة المدینة ،کرا تشی ،سنّ الطّبع ۱۴۳۰ھ

(۲) الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، للإمام العلّامة محمّد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التّمیمی، الدّارمی، البُستی (ت۔۳۵۴ھ) بترتیب، الإمام العلّامةالأمیر علاء الدّین علی بن بلبان الفارسی (ت۔۷۳۹ھ)بتحقیق شعیب الأرنؤوط، مؤسّسة الرسالة، بیروت، الطّبعة الأولی۱۴۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م

(۳) بهار شریعت ،لصدرالشّریعة المفتی أمجد علی الأعظمی (ت۔۱۳۶۷ھ) بتحقیق جماعة من علماء جامعة المدینة ،مکتبة المدینة، کراتشی ، الطّبعة الأولی ۱۴۲۹ھ۔ ۲۰۰۸م

(۴) خزائن العرفان علی کنزالإیمان ،للعلّامة صدر الأفاضل نعیم الدّین مراد آبادی (ت۱۳۶۷ھ)مکتبة المدینة ،کراتشی

(۵) الدّرّ المنثور، للإمام عبد الرّحمن بن أبی بکر جلال الدین السّیوطی (ت ۹۱۱ھ)، دار الفکر،بیروت

(۶) الدّرّالمختار للإمام العلّامة علاء الدّین محمد بن علی الحصکفی (ت۱۰۸۸ھ) مکتبة الأمدادیّة ،ملتان ،باکستان

(۷) ذمّ اللّوّاط، للإمام أبی بکر محمّد بن الحسین بن عبد اللّٰه الآجُرِّیُّ البغدادی (ت ۳۶۰ھ) ،بتحقیق مجدی السیّد إبراهیم،مکتبة القرآن للطّبع والنّشر والتّوزیع، القاهرة

(۸) الزّواجر عن اقتراف الکبائر، للإمام شهاب الدّین ،شیخ الإسلام ،أبی العبّاس أحمد بن محمّد بن علی بن حجر الهیتمی السّعدی الأنصاری (ت۹۷۴ھ)

دار الفکر، بیروت ،الطّبعة الأولی:۱۴۰۷ھ۔۱۹۸۷م

(۹) سُنَن التّرمذی، للإمام أبی عیسیٰ محمّد بن عیسیٰ بن سورة (ت۲۹۷ھ) بتحقیق صدقی جمیل العطّار ،دارالفکر ،بیروت ،الطّبعة الأولی ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵م

(۱۰) سُنَن أبی داؤد للإمام أبی داؤد سلیمان بن أشعث السّجستانی الأزدی (ت۔۷۴۸ھ) بتحقیق صدقی جمیل العطّار ،دارالفکر ،بیروت ،الطّبعة الأولی ۱۴۲۵۔۱۴۲۶ھ۔۲۰۰۵م

(۱۱) سُنَن ابن ماجة، للإمام أبی عبداللّٰه محمد بن یزید القزوینی (ت۲۷۵ھ) بتحقیق أحمد شمس الدّین ،دارالکتب العلمیّة ،بیروت ،الطّبعة الثّالثة ۲۰۰۸م

(۱۲) سُنَن النّسائی، للإمام العلّامة أبی عبدالرّحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی النّسائی (ت۳۰۳ھ)بتحقیق أحمد شمس الدّین، دار الکتب العلمیّة، بیروت، الطّبعة الثّانیة

(۱۳) شرح الأربعین النّوویة، للإمام العلّامة یحیی بن شرف النّووی (ت۶۷۷ھ) میر محمد کتب خانه، کراتشی،باکستان

(۱۴) شرح صحیح مسلم ، للإمام العلّامة یحیی بن شرف النّووی (ت۶۷۷ھ) قدیمی کتب خانه، کراتشی،باکستان

(۱۵) شعب الإیمان، للإمام العلّامة أحمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ الخُسْرَوْجِردی الخُراسانی، أبی بکر البیهقی (ت۴۵۸ھ) بتحقیق الدّکتور عبدالعلیّ عبد الحمید حامد،مکتبة الرّشد للنّشر والتّوزیع بالرّیاض، الطّبعة الأولی۱۴۲۳ھ۔ ۲۰۰۳م

(۱۶) صحیح البخاری، للإمام أبی عبداللّٰه محمدبن إسماعیل الجعفی (ت۲۵۶ھ) بتحقیق محمود محمّد محمود حسن نصّار، دارالکتب العلمیّة بیروت، الطّبعة السّادسة، ۱۴۳۰ھ۔ ۲۰۰۹م

(۱۷) صحیح مسلم، للإمام أبی الحسین مسلم بن الحجّاج القشیری (ت ۲۶۱ھ)

دار الکتب العلمیّة ،بیروت ،الطّبعة الرّابعة ۱٤۲۷ھ۔ ۲۰۰٦م

(۱۸) الفتاوی الرّضویّة المخرّجة، للإمام أحمد رضا خان الحنفی القادری البریلوی (ت۱۳٤۰ھ۔ ۱۹۲۱م)، رضا فاونڈیشن ،لاھور ،باکستان

(۱۹) فیض القدیر شرح الجامع الصّغیر، للإمام العلّامة محمّد عبدالرؤوف المناوی (ت۱۰۳۱ھ) بتحقیق أحمد عبدالسّلام ،دارالکتب العلمیّة،بیروت ۱٤۲۲ھ، ۲۰۰۱م

(۲۰) الفتاوی الھندیّة للإمام العلّامة نظام الدّین (ت۱۱٦۱ ھ) وجماعة من علماء الھند، قدیمی کتب خانه، کراتشی،باکستان

(۲۱) کتاب الکبائر، للإمام محمّد بن أحمد عثمان الذّھبی(ت ۷٤۸ ھ) بتحقیق سمیر بن أمین الزّھیری ، قدیمی کتب خانه ،آرام باغ ،کراتشی ۔

(۲۲) کنز الإیمان فی ترجمة القرآن، للإمام أحمد رضا خان الحنفی القادری البریلوی (ت۱۳٤۰ھ۔ ۱۹۲۱م)، مکتبة المدینة،کراتشی ،باکستان

(۲۳) الکتاب المصنّف فی الأحادیث والآثار،للعلّامة الإمام أبی بکر بن أبی شیبة، عبد اللّٰه بن محمّد بن إبراھیم بن عثمان بن خواستی العبسی (ت۲۳٥ھ) بتحقیق کمال یوسف الحوت،مکتبة الرّشد ،الرّیاض،الطّبعة الأولی۱٤۰۹ھ

(۲٤) المعجم الکبیر، للإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشّامی،الطّبرانی (ت۳٦۰ ھ)، بتحقیق حمدی بن عبد المجید السّلفی ، دار النّشر،مکتبة ابن تیمیة ،القاھرة

(۲٥) مسند الإمام أحمد بن حنبل، للإمام أبی عبد اللّٰه أحمد بن محمّد بن حنبل بن ھلال بن أسد الشّیبانی (ت۲٤۱ھ) بتحقیق شعیب الأرنؤوط ،عادل مرشد، وآخرون، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الأولی ۱٤۲۱ھ۔۲۰۰۱م

(۲٦) معالم التّنزیل، للإمام أبی محمد الحسین بن مسعود الفرّاء البغوی الشّافعی (ت٥٦۱ھ) بتحقیق خالد عبدالرّحمن العك،مراوان سوار،اداره تالیفات أشرفیه، ملتان، باکستان

(۲۷) مسند أبی یعلیٰ، للإمام أبی یعلیٰ أحمد بن علی الموصلی (ت۳۰۷ ھ) بتحقیق الشّیخ خلیل بن مامون شیحا ،دار المعرفة ،بیروت

(۲۸) مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ، للعلّامة علیّ بن سلطان بن محمّد القاری الحنفی (ت۱۰۱٤ھ) المکتبة الرّشیدیّة ،بشاور ،باکستان

(۲۹) مرآة المناجیح شرح مشکاة المصابیح، لحکیم الأمّة المفتی أحمد یار خان النّعیمی (ت۱۳۹۱ھ) المکتبة الإسلامیّة ،لاھور، باکستان

(۳۰) المستدرك علی الصّحیحین، للإمام أبی عبد اللّٰه الحاکم محمّد بن عبد الله بن محمّد بن حمدویه بن نُعیم بن الحکم الضبی الطھمانی النّیسابوری المعروف بابن البیع (ت٤۰٥ ھ) بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا،دار الکتب العلمیّة، بیروت، الطّبعة الأولی ۱٤۱۱ھ۔ ۱۹۹۰م

(۳۱) مختصر القدوری، للإمام العلّامة أبی الحسین بن أحمد بن محمّد بن جعفر البغدادی القدوری (ت٤٤۸ھ)، کتب خانه مجیدیه، ملتان، باکستان